مدینۃ المسیح

قادیان ۵ ماہ ہجرت - آج ۱۰ بجے صبح کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے - کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو کل نزلہ اور پیچش کی شکایت زیادہ رہی - آج نسبتاً کم ہے احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں -

آج صبح لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا اجلاس زیر صدارت حضرت سیدہ ام ناصر احمد صاحبہ حرم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بر مکان سیدہ ام طاہر احمد رضی اللہ عنہا منعقد ہوا مفصل اطلاع پھر شائع کی جائیگی ـــــ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ بنت حضرت نواب محمد علیخاں صاحب بہت کمزور ہو گئی ہیں - ان کی صحت و عافیت کے لئے نیز حضرت نواب صاحب کی صحت کے لئے احباب خصوصیت سے دعا کرتے رہیں ـــــ صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ابن حضرت میاں بشیر احمد صاحب کا سیکنڈ پروفیشنل M.B.B.S. کا امتحان ۲۷ مئی کو ہو رہا ہے - کامیابی

جلد ۳۲ | ۲۶ ماہ ہجرت ۱۳۲۳ ہش | ۳ جمادی الثانی ۱۳۶۳ھ | ۲۶ مئی ۱۹۴۴ء | نمبر ۱۲۲

ملفوظات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ ۷ اپریل ۱۹۴۴ء بعد نماز مغرب

(مرتبہ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت

فرمایا :- آج کسی نے سوال کیا ہے - کہ کیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۱۹۰۱ء سے پہلے اپنے آپ کو نبی سمجھتے تھے یا نہیں ؟ اس سوال کا کئی دفعہ جواب دیا جا چکا ہے - کہ جہاں تک اس کام کا تعلق ہے - جس کا نام قرآن اور حدیث میں نبی رکھا گیا ہے - حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام شروع دن سے ہی اپنے آپ کو اس کام کا حامل سمجھتے تھے - چنانچہ متعدد جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب میں یہ لکھا ہوا موجود ہے - کہ مجھے خدا تعالےٰ نے کثرت سے امور غیبیہ پر مطلع فرمایا ہے - مجھے عظیم الشان امور کے متعلق جو انذار و تبشیر سے تعلق رکھتے ہیں - اس نے اپنے فضل سے اطلاع دی ہے - اور میرا نام خدا تعالےٰ نے نبی رکھا ہے - بلکہ براہین کے زمانہ سے ہی اس قسم کے الفاظ الہامات میں استعمال ہوتے تھے - مگر آپ فرمایا کرتے - کہ میں اُن کی اور تشریح کر لیا کرتا تھا -

نبی کی تعریف اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام

پس نبی وہی ہوتا ہے - جسے اللہ تعالیٰ کثرت سے امور غیبیہ پر اطلاع دے - اور جو اصلاحِ خلق کے لئے اللہ تعالےٰ کی طرف سے مامور ہو اور خدا تعالےٰ اس کا نام نبی رکھے - اور یہ سب باتیں ایسی ہیں جن کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام شروع دن سے ہی مدعی تھے - آپ نے کبھی نہیں کہا - کہ خدا نے مجھے دنیا کی اصلاح کے لئے کھڑا نہیں کیا - آپ نے کبھی نہیں کہا - کہ خدا نے مجھے کثرت سے امور غیبیہ سے اطلاع نہیں دی - آپ نے کبھی نہیں کہا کہ خدا نے میرا نام نبی نہیں رکھا - فرق صرف یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام شروع میں اس اجتہادی غلطی میں مبتلا تھے - یا یوں سمجھ لو کہ آپ یہ اجتہاد فرمایا کرتے تھے کہ ان چیزوں کا نام نبوت نہیں ہے - یہ امور جس شخص میں پائے جائیں - اُسے مجازی یا ظلی یا ناقص نبی کہتے ہیں - مگر جب بار بار آپ پر الہامات نازل ہوئے - اور اُن میں وہ صفات بیان کی گئیں - جو نبیوں میں پائی جاتی ہیں - تو تواتر کے بعد آپ پر یہ حقیقت کھل گئی - کہ اسی چیز کا نام نبوت ہے چنانچہ آپ اپنے آپ کو کھلے طور پر نبی کہنے لگے - چیز وہی تھی - جسے آپ پہلے مجازی نبی یا جزوی نبی قرار دیا کرتے تھے - مگر بعد میں آپ نے اسی کا نام نبوت رکھا - بلکہ آپ کے متعلق مجازی نبی کا لفظ تو اب بھی استعمال کیا جا سکتا ہے - اسی طرح نسبتی طور پر آپ کی نبوت کے متعلق استعارہ کا لفظ بھی استعمال کیا جا سکتا ہے - اور ظلی نبوت کا لفظ تو یقینی طور پر آپ کے متعلق بولا جا سکتا ہے - صرف فرق یہ ہے کہ پہلے آپ جس چیز کا نام نبوت سمجھتے تھے اُس میں آپ نے تبدیلی فرمائی - اسی طرح جزوی یا ناقص نبوت کے الفاظ کا استعمال آپ نے ترک فرما دیا -

درحقیقت ۱۹۰۱ء سے کچھ عرصہ پہلے آپ پر اس امر کے متعلق انکشاف ہونا شروع ہوا - سنہ ۱۹۰۰ء برزخ کا سال معلوم ہوتا ہے درمیان میں "اربعین" میں آپ نے اپنی نبوت کا دعویٰ لوگوں کے سامنے پیش فرمایا - اور ۱۹۰۱ء میں جب آپ نے "ایک غلطی کا ازالہ" تحریر فرمایا - تو اس میں آپ نے لکھا - کہ ہماری جماعت میں سے بعض لوگ جن کو نہ ہمارے سلسلہ کی کتابیں دیکھنے کا اتفاق ہوتا ہے - اور نہ وہ ہماری مجالس میں بیٹھ کر اپنے معلومات کی تکمیل کرتے ہیں مسئلہ نبوت کے سوال پر محض نفی میں جواب دے دیتے ہیں - جو درست نہیں - اس سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے - کہ کئی مہینوں سے آپ کی مجالس میں اس بات کا چرچا رہتا تھا - کہ نبوت کی تعریف سمجھنے میں آپ کا سابق اجتہاد درست نہیں تھا - پس جس چیز میں اختلاف واقعہ ہوا - وہ نبوت کا نام ہے - ورنہ جہاں تک کام کا سوال ہے - شروع دن سے ہی آپ کا یہ دعویٰ تھا - کہ میرے سپرد دنیا کی اصلاح کا کام کیا گیا ہے - شروع دن سے ہی آپ کا یہ دعویٰ تھا - کہ مجھے کثرت سے امور غیبیہ پر اطلاع دی جاتی ہے - اور میرا نام خدا تعالےٰ نے نبی رکھا ہے - ہاں ۱۹۰۱ء یا اس کے قریب نام کے لحاظ سے آپ نے اس میں تبدیلی فرمائی - اور گو آپ کی نبوت کے ساتھ ظلی اور بروزی کے الفاظ رہ گئے - مگر جزوی نبوت یا ناقص نبوت کے الفاظ جو آپ استعمال فرمایا کرتے تھے ان کو آپ نے بعد میں اڑا دیا - ظلی اور بروزی یا مجازی نبوت کے الفاظ آپ پہلے بھی استعمال فرمایا کرتے تھے - اور بعد میں بھی استعمال فرماتے رہے - لیکن جزوی یا ناقص نبوت کے الفاظ آپ نے اپنے متعلق استعمال کرنے ترک کر دئے - اور پھر ان الفاظ کا آپ نے کبھی استعمال نہیں کیا -

رسول کریمؐ کی غلامی میں رہ کر درجہ نبوت حاصل کرنا

درحقیقت ہمیں کسی کی نبوت ان معیاروں کی رُو سے دیکھنا چاہیئے - جن کی قرآن کریم پر بنیاد ہو - اصطلاحات ایسی چیزیں ہیں - جنہیں ہر زمانہ میں لوگ اپنے اپنے مذاق کے مطابق رائج کر لیتے ہیں - بہت سی اصطلاحیں ایسی ہیں - جو تصوف کی وجہ سے رائج ہو گئی ہیں - اور وہ ایسی اصطلاحیں ہیں جنہیں عوام الناس سمجھ نہیں سکتے - کیونکہ ان کی بنیاد علم النفس وغیرہ علوم پر ہے - لیکن اگر اصطلاحات کے چکر میں پھنسنے کی بجائے کام مسئلہ پر بنیاد رکھ کر اسکو دیکھا جائے - تو کسی قسم کے دھوکا کا

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے شائع کیا

ایڈیٹر :- غلام نبی

نہیں لگ سکتا۔ اصل بات جو دیکھنے والی ہے۔ وہ یہ ہے کہ کیا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں سے آپ کی غلامی میں رہ کر کسی شخص کا درجۂ نبوت حاصل کر لینا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت اور آپ کے رتبہ کو بڑھانے کا موجب ہے یا اسے کم کرنے کا موجب۔ اگر یہ امر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے عزت کا موجب ہے۔ تو یہ کہنا کہ آئندہ نبی نہیں آسکتا۔ اس کے یہ معنے ہوں گے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نعوذ باللہ عزت حاصل نہیں ہو سکتی۔ میرے نزدیک اس میں زیادہ دلائل کی ضرورت نہیں ہے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرماتا ہے دنیٰ فتدلیٰ فکان قاب قوسین او ادنیٰ۔ کہ ہمارا یہ رسول ہمارے قریب ہوا۔ یہاں تک کہ اس نے قرب کے تمام کمالات کو طے کر لیا۔ تدلّیٰ میں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ آپ خدا تعالیٰ کی صفات کی چادر اوڑھ کر دنیا میں تشریف لائے یعنی ایک طرف خدا تعالیٰ کے قرب سے کامل حصہ لیا۔ اور دوسری طرف عبودیت کے انتہائی نقطہ تک اپنے آپکو پہنچا دیا۔ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے یہ مقام عطا فرمایا ہے۔ تو لازمی بات ہے۔ کہ آئندہ دنیا میں کسی شخص کو کوئی ایسا مقام حاصل نہیں ہو سکتا۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ہتک کا موجب ہو۔ بلکہ نبوت تو الگ رہی میرے نزدیک اگر مجدد کی کوئی ایسی تشریح کی جائے۔ جو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ہتک کا موجب ہو۔ تو ہم کہیں گے دنیا میں کوئی ایسا مجدد نہیں آسکتا۔ اگر صالح کی کوئی ایسی تعریف کی جائے جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ہتک کا موجب ہو۔ تو ہم کہیں گے دنیا میں کوئی ایسا صالح نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اگر انسان کی کوئی ایسی تعریف کی جائے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ہتک کا موجب ہو۔ تو ہم کہیں گے۔ کہ دنیا میں کوئی ایسا انسان پیدا نہیں ہو سکتا۔ لیکن اگر ہم کسی کے متعلق نبی کا لفظ استعمال کرتے ہیں یا اسے مظہر اللہ کہدیتے ہیں۔ اور تعریف ایسی کرتے ہیں۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے عزت کا موجب ہو۔ اور مظہر اللہ کے ہم ایسے معنے نہ لیں۔ جن سے شرک پیدا ہو۔ تو یقیناً ہمارے لئے نبی کا لفظ یا مظہر اللہ کا لفظ استعمال کرنا جائز ہوگا۔ لیکن اگر ہم نبی کی کوئی ایسی تعریف کریں۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ہتک کا موجب ہو۔ تو ہم کہیں گے

یقیناً ایسا نبی نہیں آسکتا۔ پس لفظوں کی بحث بالکل فضول ہے۔ اگر محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کسی بات سے عزت بڑھتی ہو۔ تو خواہ وہ کتنا بڑا نام ہو ہم کہیں گے۔ کہ وہ حاصل ہو سکتا ہے۔ اور اگر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے کوئی بات ہتک کا موجب ہو۔ تو خواہ وہ کتنا ہی چھوٹا نام ہو۔ ہم کہیں گے۔ کہ وہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ چکڑالویوں کو دیکھ لو۔ وہ اپنے آپ کو نبی نہیں کہتے۔ وہ اپنے آپ کو صدیق نہیں کہتے۔ وہ اپنے آپ کو شہید نہیں کہتے۔ وہ اپنے آپکو صرف مومن کہتے ہیں۔ مگر مومن کی تشریح چونکہ وہ ایسی کرتے ہیں۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ہتک کا موجب ہے۔ اور کہتے ہیں۔ کہ مومن محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی بات ماننے پر مجبور نہیں، اس لئے گو وہ اپنے آپکو صرف مومن کہتے ہیں۔ مگر ہم سمجھتے ہیں ایسا مومن ہونا چونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ہتک کا موجب ہے۔ اس لئے ایسا کوئی مومن دنیا میں نہیں ہو سکتا۔ لیکن اگر کوئی شخص اپنے متعلق نبی کا لفظ استعمال کرتا ہے۔ یا مظہر اللہ اپنا نام رکھ لیتا ہے۔ یا اپنے ظہور کو جلوۂ الٰہی کہہ دیتا ہے اور تشریح ایسی کرتا ہے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے عزت کا موجب ہو۔ تو ہم کہیں گے۔ ایسا شخص ہمارے سر آنکھوں پر۔ بے شک آئے ہم اسے ماننے کے لئے تیار ہیں۔ تو اصل سوال الفاظ کا نہیں بلکہ دیکھنے والی بات یہ ہوتی ہے کہ ہم جو کچھ کہتے ہیں۔ وہ رسول کریم صلے اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے عزت کا موجب ہے یا ہتک کا موجب۔

کیا حضرت مسیح موعود کی وحی - وحی نبوت تھی

ایک صاحب نے سوال کیا کہ کیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی وحی کو وحی نبوت قرار دیا ہے۔

حضور نے فرمایا قرآن کریم میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وحی کو کہاں وحی نبوت کہا گیا ہے۔ میں بھی تو کہہ رہا ہوں۔ کہ یہ اصطلاحیں ہیں جو لوگوں نے بنالی ہیں۔ وہ اصطلاحیں آپ بناتے ہیں۔ اور پھر کہتے ہیں کہ خدا بھی ہماری اصطلاحوں کی تائید کرے۔ اصل بات جو دیکھنے والی ہوتی ہے۔ وہ صرف یہی ہے کہ جو شخص دعوے پیش کرتا ہے۔ اس کا وہ دعوے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے عزت کا موجب ہے یا ہتک کا موجب۔ اگر کوئی شخص اپنا نام کتا رکھ لے۔ اور اسکی تشریح یہ کرے۔ کہ میں کتا ہوں جسے خدا تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کاٹنے کے لئے بھیجا ہے تو ہم کہیں گے ایسا کوئی کتا نہیں ہو سکتا۔ لیکن اگر تم اپنا نام مظہر اللہ رکھ لو۔ اور ایسی تشریح کرو جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت بڑھانے کا موجب ہو۔ تو ہم کہیں گے بیشک ہزاروں مظہر اللہ آجائیں بڑی اچھی بات ہے۔

اصل بات جس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کبھی انکار نہیں کیا۔ وہ یہ ہے کہ آپ لوگوں کی اصلاح کے لئے کھڑے کئے گئے تھے آپ کو کثرت سے امور غیبیہ پر اطلاع دی جاتی تھی۔ اور آپ کا نام خدا نے نبی رکھا تھا آپ نے اس بات سے کبھی انکار نہیں کیا کہ آپ لوگوں کی اصلاح کے لئے کھڑے ہوئے ہیں۔ آپ نے اس بات سے بھی انکار نہیں کیا۔ کہ خدا تعالیٰ نے آپکا نام نبی رکھا ہے۔ اور آپ نے اس بات سے کبھی انکار نہیں کیا۔ کہ خدا آپ کو کثرت سے امور غیبیہ کی اطلاع دیتا ہے یہ چیز ہے جسے ہمیں مدنظر رکھنا چاہیئے اور جس کا نام ہم نبوت رکھتے ہیں۔ آخر ہمیں آم کھانے سے غرض ہے پیڑ گننے سے کیا غرض ہے۔ لفظوں کی بحث میں پڑنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ لوگ خواہ مخواہ اصطلاحوں کے چکر میں پھنس جاتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں تم نبی کا لفظ نہ بولو۔ کوئی اور لفظ بول لو مگر اس حقیقت کو تسلیم کرنا چاہیئے۔ کہ خدا نے آپکو اس لئے بھیجا تھا کہ آپ دنیا کی اصلاح کریں۔ خدا نے آپکا نام نبی رکھا۔ اور خدا نے آپکو کثرت سے امور غیبیہ سے اطلاع دی۔ اس کا نام کچھ رکھ لو۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہماری غرض کام سے ہے نہ کہ نام سے۔ انگریزوں میں خدا کو گاڈ کہا جاتا ہے۔ اب کیا اس سے خدا کی ہتک ہو جاتی ہے۔ ہم کہتے ہیں تم اتنا تو مان لو۔ کہ خدا ہی تمام صفات حسنہ کا مالک ہے۔ پھر چاہے اس کا کوئی نام رکھ لو۔ ہمارا اس میں کیا حرج ہے۔

دنیا میں عالمگیر عذاب آنا

ایک صاحب نے عرض کیا کہ آیت کریمہ وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا سے یہ استدلال کیا جاتا ہے۔ کہ عالمگیر عذاب نبی کی بعثت کے بغیر نہیں آتا۔ حالانکہ ہلاکو خان کے وقت مسلمانوں پر بڑا عذاب آیا۔ اس وقت تو کوئی نبی مبعوث نہیں ہوا تھا۔

حضور نے فرمایا:۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا۔ مگر سوال یہ ہے کہ کیا یہ اصول نبی کا ذکر کرکے بیان فرمایا گیا ہے۔ یا یونہی بیان کیا گیا ہے۔ اس کے متعلق اگر غور کیا جائے۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ جہاں بھی یہ اصل بیان کیا گیا ہے نبی کے ذکر کے بعد اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے۔ جس کے معنے یہ ہیں۔ کہ جو لوگ نبی کے مخاطب ہوتے ہیں ان پر کبھی عذاب نازل نہیں ہوتا جب تک وہ ایک نبی کا انکار نہ کریں۔ پھر یہ بھی غور کرنا چاہیئے کہ عذاب کے معنے ابتلا کے نہیں بلکہ عذاب سے مراد یہ ہے۔ کہ وہ قوم ایسی تباہ ہو جاتی ہے۔ کہ پھر ایک نبی پر ایمان لائے بغیر کبھی ترقی نہیں کر سکتی۔ اس تشریح کے ماتحت دیکھ لو۔ اول تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد مسلمانوں پر جتنے ابتلا آئے۔ ان کے بارہ میں یہ نہیں کہا جاسکتا۔ کہ ان سے مسلمانوں پر اس قسم کی کلی تباہی آئی۔ کہ وہ کسی نبی پر ایمان لائے بغیر دوبارہ ترقی نہ کر سکے۔ ہلاکو خان آیا تو بیشک اس کا آنا مسلمانوں کے لئے ایک بہت بڑا ابتلا تھا۔ مگر پھر اسی ہلاکو خان کی نسل مسلمان ہوگئی۔ اور وہ اسلام کی ترقی کے لئے کوشش کرنے لگی۔ آخر اللہ تعالیٰ نے یہ تو نہیں کہا تھا کہ مسلمانوں کو تکلیفیں نہیں آئیں گی۔ خدا تعالیٰ نے جو کچھ کہا ہے وہ یہ ہے کہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا دو سو من کا عطیہ غربا کے لئے غلہ کی تحریک میں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس سال بھی حسب معمول غربا کے لئے غلہ گندم جمع کرنے کی جو تحریک فرمائی ہے اور مخلصین جماعت سے دو ہزار من غلہ گندم کا مطالبہ فرمایا ہے۔ اس میں حضور نے اپنی طرف سے ۲۰۰ من پختہ گندم دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ حضور کے اس اسوۂ حسنہ کے پیش نظر مخلصین جماعت کو چاہیئے۔ کہ ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر اس تحریک میں حصہ لیں۔ اور جلد سے جلد مطالبہ سے زیادہ غلہ اپنے آقا اور مطاع کی خدمت میں پیش کر دیں۔ تاکہ حضور اس گرانی کے دوران میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بستی میں بسنے والے حضور کے درویشوں کی خوراک کا خاطر خواہ انتظام فرمائیں۔

وہ عذاب جس سے قوم تباہ ہو جائے۔ اور پھر وہ نبی پر ایمان لائے بغیر ترقی نہ کر سکے وہ کبھی ایسی صورت میں نہیں آ سکتا جب تک کوئی نبی موجود نہ ہو۔ اگر ہلاکو خان اسلام پر غالب آجاتا دنیا میں کفر پھیل جاتا۔ اور مسلمان ترقی بالکل کھو بیٹھتے تو ہم کہہ سکتے تھے۔ کہ ایسا عذاب ضرور کسی نبی کی بعثت کا مقتضی تھا۔ مگر ہلاکو خان کا آنا تو مسلمانوں کی ترقی کے لئے کھاد کا کام دے گیا۔ ہلاکو خان کی نسل مسلمان ہو گئی۔ اور پھر اس نے ہندوستان پر ایک لمبا عرصہ حکومت کی۔ اور اسی طرح دوسرے ممالک پر بھی۔ اور وہ اسلام کی شوکت بڑھانے کا موجب ہوئی۔ اگر مسلمانوں پر کسی تکلیف کا آجانا ہی عذاب ہے۔ تو آپ یہ کیوں نہیں کہتے۔ کہ جب حضرت علی اور معاویہ کی آپس میں جنگ ہوئی۔ تو یہ بھی ایک عذاب تھا۔ اس قسم کی تکالیف کا نام عذاب نہیں رکھا جاتا۔

دوسری بات جو قابل غور ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد اب جو شخص بھی نبی بن کر کھڑا ہوگا۔ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تمام صفات ظلی طور پر اپنے اندر رکھتا ہوگا اور جب وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ساری صفات اپنے اندر رکھتا ہوگا تو لازماً وہ ساری دنیا کی طرف مبعوث ہوگا۔ اور جب ساری دنیا کی طرف اس کی بعثت ہوگی تو ما کنا معذبین حتی نبعث رسولا کے ماتحت وہی عذاب عذاب کہلا سکے گا۔ جو ساری دنیا پر آئے گا۔ ہلاکو خان کے ذریعہ مسلمانوں پر جو عذاب آیا۔ وہ ایسا ہی تھا۔ جیسے حضرت موسےٰ علیہ السلام کے زمانہ میں یہودیوں کے کسی گھر پر عذاب آجاتا تھا۔ جیسے قوم مجموعہ ہوتی ہے کئی خاندانوں کا۔ اسی طرح دنیا مجموعہ ہے کئی اقوام کا۔ اب اگر کسی ایک قوم پر عذاب آئے۔ تو وہ عذاب ایسا نہیں ہو سکتا۔ جس کے لئے نبی کی بعثت ضروری ہو۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت کے بعد وہی عذاب اس آیت کے ماتحت آ سکتا ہے۔ جو عالمگیر ہو۔ اور ساری دنیا سے تعلق رکھتا ہو۔ جیسے آج کل جنگ کا عذاب ساری دنیا پر آیا ہوا ہے۔ جس میں تمام سلطنتیں اور تمام اقوام شریک ہیں۔ ایسا عذاب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے پہلے تیرہ سو سال میں کبھی نہیں آیا۔ پہلے جو عذاب آئے۔ وہ درحقیقت عذاب تھے ہی نہیں۔ وہ تو مختلف تغیرات تھے۔ جو ہمیشہ سے دنیا میں ہوتے چلے آئے ہیں اور جو بعد میں اسلام کے لئے بہت مفید ثابت ہوئے۔ کسی کسی علاقہ پر تباہی بھی آئی ہے۔ جیسے سپین میں مسلمانوں کی حکومت جاتی رہی۔ مگر وہ بھی عالمگیر تباہی نہیں تھی۔ وہ آفت جو بظاہر ساری دنیا پر چھائی ہوئی نظر آتی تھی۔ ہلاکو خان کا فتنہ تھا۔ مگر خدا نے اپنی فعلی شہادت سے ثابت کر دیا۔ کہ وہ بھی عذاب نہیں تھا۔ اس وقت مسلمانوں کی ہمتیں ٹوٹ چکی تھیں ان کی رگوں میں خون منجمد ہو چکا تھا۔ ان کی قوت عملیہ جاتی رہی تھی۔ اور ان کی امنگیں مردہ ہو چکی تھیں۔ ایسی حالت میں اللہ تعالےٰ ایک نئی قوم ان میں لایا جس کے آنے کی وجہ سے ان پر مصیبت بھی آئی۔ مگر پھر اسی کی نسل کے ذریعہ اسلام کی تقویت شروع ہو گئی۔ بے شک ہلاکو خان کا آنا چند آدمیوں کے لئے عذاب تھا مگر وہ سارے عالم اسلام کے لئے عذاب نہیں تھا۔ بلکہ ترقیات کا ذریعہ بن گیا

موجودہ جنگ کا عذاب اور اہل ہند

ایک صاحب نے عرض کی۔ آج کل جو عذاب آ رہا ہے۔ یہ تو یورپین اقوام پر آ رہا ہے ہم ہندوستانیوں پر تو نہیں۔ پھر یہ عالمگیر عذاب کس طرح ہوا۔ حضور نے فرمایا ابھی آپ کو اس عذاب کا اثر محسوس ہی نہیں ہوا بیس لاکھ سپاہی ہندوستان سے فوج میں بھرتی ہو کر جا چکے ہیں۔ اور ابھی آپ کہتے ہیں۔ ہمیں تو یہ عذاب محسوس ہی نہیں ہوا۔ آپ بلیک مارکیٹ سے کپڑے کے تھان گراں قیمت پر خریدتے ہیں یا نہیں۔ اگر خریدتے ہیں تو کیا اس عذاب کا اثر ابھی تک آپ کو نہیں پہنچا۔ آپ نے تو وہی بات کی کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس ایک دفعہ ایک شخص آیا۔ اور آکر کہنے لگا یا رسول اللہ میں تو سفید تاگا اور سیاہ تاگا اپنے سرہانے رکھ کر سویا تھا۔ اور میں نے سمجھا تھا۔ کہ جب تک ان میں تبین نہ ہوگا۔ اس وقت تک میں سحری کھا سکوں گا۔ مگر یا رسول اللہ دن چڑھے تک ان کا فرق ظاہر نہ ہوا۔ آپ نے فرمایا تمہارا تکیہ بہت وسیع معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کے نیچے سفید تاگا اور سیاہ تاگا آگئے یعنی اللہ تعالےٰ کا منشاء تو اس سے یہ تھا کہ جب تک صبح صادق ظاہر نہ ہو۔ اور آسمان پر پو نہ پھٹ جائے۔ اس وقت تک [illegible] سحری کھا سکتے ہیں۔ [illegible] سیاہ تاگے اور سفید تاگے سے مراد دن کے تاگے ہیں۔ اسی لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ معلوم ہوتا ہے تمہارا تکیہ بہت وسیع ہے۔ کہ اس کے نیچے یہ دونوں چیزیں آگئیں۔ اسی طرح آپ کا دائرہ عذاب بھی ایسا وسیع معلوم ہوتا ہے۔ کہ دنیا پر کوئی عذاب آجائے آپ کو اس کا پتہ ہی نہیں لگتا۔

الوصیت صفحہ ۱۶ کی پیشگوئی

ایک صاحب نے سوال کیا کہ الوصیت حاشیہ صفحہ ۱۶ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ایک بیٹے کے متعلق جو پیشگوئی فرمائی ہے۔ اس کے متعلق حضور نے ایک دفعہ فرمایا تھا۔ کہ یہ کسی مامور کے متعلق معلوم ہوتی ہے۔ اب حضور کا اس بارہ میں کیا خیال ہے۔ آیا وہ پیشگوئی حضور کے متعلق ہے یا کسی اور مامور کے متعلق؟

حضور نے فرمایا میں ابھی اس کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتا۔ پہلے میرا یہی خیال تھا کہ یہ پیشگوئی ایک نبی کے متعلق ہے۔ اور میں اسے مصلح موعود کی بجائے کسی آنے والے مامور کے متعلق قرار دیا کرتا تھا۔ مگر اب مجھے تذکرہ سے بعض ایسے الہامات مل گئے ہیں۔ جن میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے ایک نبی کی بعثت کی خبر دی گئی ہے پس اب اس پیشگوئی کو کسی آئندہ مامور پر چسپاں کرنا ضروری نہیں۔ لیکن اس بارہ میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے ابھی تک مجھ پر انکشاف نہیں ہوا۔ اور نہ ہی خود غور کر کے میں کسی یقینی نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ جب انکشاف ہوا یا اللہ تعالےٰ نے قلمی طور سے اس کی حقیقت کھول دی۔ میں خود ہی اعلان کر دوں گا۔ بہرحال اب اس پیشگوئی کو خصوصیت سے کسی مامور پر چسپاں کرنے کی ضرورت نہیں رہی۔ کیونکہ مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات میں سے بعض ایسے الہام بھی مل گئے ہیں۔ جو ایک اور نبی کی خبر دے رہے ہیں۔ پس پہلے میں اسے کسی مامور کے متعلق ضرورتاً بیان کیا کرتا تھا۔ کہ ہر نبی اپنے بعد آنے والے نبی کی خبر ضرور دیتا ہے۔ اب چونکہ اور الہامات اس ضرورت کو پورا کرنے والے مجھے معلوم ہو گئے ہیں اس لئے اب وہ مجبوری نہیں رہی:

ضروری اعلان

جملہ کارکنان و احباب جماعت ہائے احمدیہ متوجہ ہوں سلسلہ کا ضروری لٹریچر بھیجنے کے لئے نظارت دعوۃ و تبلیغ کو ہندوستان کی تمام لائبریریوں کے پتوں کی ضرورت ہے۔ پس احباب جماعت تمام جیل خانوں سکولوں اور پبلک لائبریریوں کے پتے فوراً نظارت ہذا میں بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

انصار سلطان القلم کا دوسرا انعامی مقابلہ

خدام الاحمدیہ میں تبلیغ و اشاعت احمدیت کے لئے انشاء پردازی کا شوق اور کمال ضروری ہے۔ بایں غرض شعبہ تعلیم بزم انصار سلطان القلم کے ماتحت ایک تحریری مقابلہ کرا چکا ہے۔ اس سلسلے میں دوسرے انعامی مقابلے کے لئے "ظہور مصلح موعود اور ہماری ذمہ داریاں" کا موضوع تجویز کیا گیا ہے۔ مضمون نگار خدام کو چاہیئے۔ کہ اس اہم موضوع پر محنت اور کوشش سے جامع مضمون لکھیں۔ اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں

چھبیسواں یوم وقار عمل

یوم عمل — جمعہ ۲۶ ماہ حال

مقام عمل — باب الانوار سے قادرآباد جانے والی سڑک

وقت — ۷½ بجے صبح

(مہتمم وقار عمل)

الاخبار والآراء

جنگ اور عبادت گاہیں

عیسائی اسلام کو تلوار کا مذہب قرار دیتے اور عیسائیت کو محبت اور نرمی کا مذہب کہتے ہیں۔ لیکن اسی ایک بات سے ہی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اصل حقیقت کیا ہے۔ سرکاری اعداد و شمار کی بناء پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ جرمنوں کی بمباری سے برطانیہ اور شمالی آئرلینڈ میں اس وقت تک ۱۴ ہزار گرجوں۔ خانقاہوں۔ راہب خانوں اور دیگر مذہبی اور کلیسیائی عمارتوں کو نقصان پہنچ چکا ہے۔ یہ نقصان کوئی معمولی نہیں۔ اکثر حالتوں میں ایسی عمارتیں بالکل مسمار ہو چکی ہیں یہی حال ان تمام ممالک کی مذہبی عمارتوں اور عبادت گاہوں کا ہونا یقینی ہے۔ جو جنگ کی لپیٹ میں آچکے ہیں۔ اس جنگ کی لپیٹ میں جو عیسائی عیسائیوں میں ہو رہی ہے۔ گویا عیسائیت کی عبادت گاہوں اور دیگر مذہبی عمارات کی تباہی خود عیسائیوں کے ہاتھوں عمل میں آرہی ہے۔ اس کے مقابلہ میں اسلام وہ مذہب ہے۔ جس کا اپنے پیروؤں کے لئے یہ حکم ہے۔ کہ کسی مذہب کی عبادت گاہوں اور مذہبی عمارتوں کو قطعاً کسی قسم کا نقصان نہ پہنچایا جائے۔ نہ امن کے زمانہ میں نہ دوران جنگ میں۔ اور اس پر مسلمانوں نے نازک سے نازک مواقع پر نہایت عمدگی سے عمل کیا۔ اور نقصان اٹھا کر کیا۔ علاوہ ازیں اور بھی ایسی ہدایات پر عمل کیا۔ جن پر عمل کرنا اب بھی اس زمانہ میں جسے مہذب زمانہ کہا جاتا ہے کسی جنگ میں شریک طاقت کو نہیں آسکتا۔ ان حالات کا موازنہ کر کے بتایئے امن اور صلح کا مذہب کونسا ہے

سنٹرل انڈیا میں عیسائیوں اور آریوں کی تبلیغی سرگرمیاں

عیسائی تو عرصہ دراز سے پسماندہ اقوام میں تبلیغ کر رہے ہیں جو تہذیب و تمدن اور علم و فن سے تہیدست ہونے کی وجہ سے بے حد مفلوک الحال ہیں۔ لیکن آریہ بھی روز بروز زیادہ سرگرمی کے ساتھ اس طرف متوجہ ہو رہے ہیں۔ اخبار "آریہ گزٹ" (۲۱ر مئی) میں ایک آریہ مشن کے صدر کا ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ سنٹرل انڈیا میں ۱۹۳۷ء سے آریوں کی مرکزی انجمن نے بھیلوں کے اندر کام شروع کیا تھا چار سال ہوئے۔ ایک دوسرے آریہ مشن نے بھی کام شروع کر دیا تھا۔ عیسائی اس وقت تک جو ہزاروں بھیلوں کو عیسائی بنا چکے ہیں ان کے متعلق بتایا گیا ہے۔ کہ "ہم نے سات سال کے عرصہ میں سینکڑوں بھیلوں کو واپس ہندو دھرم کی شرن میں لیا ہے۔ ایک دو جگہ آریوں نے سکول بھی کھول رکھے ہیں۔ اور ایک درجن آریہ اس علاقہ میں کام کر رہے ہیں۔ آریہ دس ہزار روپیہ سالانہ بھیلوں پر خرچ کر رہے ہیں۔ اور اس کام کو وسعت دینے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

اس علاقہ میں عیسائیوں اور آریوں کی یہ سرگرمیاں مسلمانوں کے لئے قابل عبرت ہیں۔ اگر ان کی انجمنوں کا شمار کیا جائے۔ تو بیسیوں نکلیں۔ اور علماء کا تو کوئی شمار نہیں۔ لیکن اُن پر کچھ ایسی نحوست چھائی ہوئی ہے کہ تبلیغ و اشاعت اسلام کا خیال تک اُن کے دماغ میں نہیں آتا۔ لیکن جہاں جماعت احمدیہ تبلیغ شروع کرے وہاں اس کی مخالفت کے لئے اور اس کے رستہ میں روڑے اٹکانے کے لئے ضرور پہنچ جائیں گے۔ کیا سنجیدہ مسلمان علماء کی اس حالت میں اصلاح کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ اگر سمجھتے ہیں۔ تو کیوں اس طرف توجہ نہیں کرتے؟

مولوی ثناء اللہ کے اوچھے ہتھیار

مولوی ثناء اللہ صاحب اب احمدیت کے مقابلہ میں ناکامی اور نامرادی کی اس حد کو پہنچ چکے ہیں۔ کہ کوئی علمی بات اُن کے دماغ میں آہی نہیں سکتی۔ اور جب کسی علمی بحث کے لئے دعوت دی جائے۔ تو بالکل خاموش ہو جاتے ہیں۔ لیکن اِدھر اُدھر کی فضول باتوں میں اُلجھنا اپنا کمال سمجھتے ہیں۔ مولوی صاحب سالہا سال سے اخبار نویسی کر رہے ہیں۔ اور کتابت کی غلطیوں کا بیسیوں بار خود شکار ہو چکے ہیں حتیٰ کہ قرآن کریم کی آیات غلط طور پر شائع کر چکے ہیں۔ مگر باوجود اس کے ۱۹ر مئی کے "اہلحدیث" میں انہوں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایک خطبہ جمعہ کی بناء پر جو ۲۳ر مئی کے الفضل میں شائع ہوا ہے۔ یہ عنوان قائم کیا ہے کہ "واقعہ دہلی کا اثر خلیفہ قادیان کے دماغ اور زبان پر"۔ اور تہذیب و شرافت سے گرے ہوئے پیرایہ میں نقطوں کے کم و بیش ہو جانے کی غلطی پر نکتہ چینی کی ہے۔ حالانکہ اگر وہ ذرا بھی متانت سے کام لیتے تو کتابت کی ان واضح غلطیوں سے اس قسم کا نتیجہ اخذ نہ کرتے۔

مولوی صاحب نے کتابت کی صرف نقطوں کی غلطی پر اتنا طومار تو کھڑا کر دیا۔ لیکن کیا انہیں یاد نہیں۔ کہ ان کی کتابت کی غلطیاں تو الگ رہیں۔ آج سے بہت عرصہ قبل جب ان کا دماغ زیادہ قوی اور ہوش بجا تھے انہوں نے اخبار "ہمدم" لکھنؤ کے ایک فسانہ کو حقیقت قرار دے کر حکومت کو مخاطب کر لیا تھا۔ اور اس بارے میں حکومت کو متوجہ کرنے کے لئے خاص مضمون لکھ مارا تھا۔ حالانکہ سرے سے وہ بات ہی بے بنیاد تھی۔

ہائی سکولوں کے نتائج

غیر مسلم ہائی سکولوں کے نتائج تو عموماً اچھے ہوتے ہی ہیں۔ اسلامیہ سکولوں کے نتائج بھی بہتر نکل رہے ہیں۔ مثلاً اسلامیہ ہائی سکول بھاٹی گیٹ لاہور کے امسال ۱۱۴ لڑکے امتحان میں شامل ہوئے۔ جن میں سے ۱۰۶ پاس ہوئے۔ نتیجہ اوسطاً ۹۳ فی صدی رہا۔ اسلامیہ ہائی سکول کٹڑہ جیمل سنگھ امرتسر کے ۵۴ لڑکوں نے امتحان دیا۔ جن میں سے ۵۱ کامیاب ہوئے۔ مجموعی نتیجہ ۹۵ فی صدی رہا۔ اسلامیہ ہائی سکول جالندھر نے ۷۰ طلباء میٹرک میں بھیجے اور ۶۸ پاس ہوئے۔ ۹۷ نتیجہ رہا۔ اسلامیہ ہائی سکول لدھیانہ کے ۴۶ میں سے ۴۳ لڑکے پاس ہوئے۔ اور نتیجہ ۹۴ فی صدی رہا۔ زمیندارہ اسلامیہ ہائی سکول دوسوہ ضلع لائلپور کے ۴۲ طلباء میں سے ۳۹ کامیاب ہوئے اور نتیجہ ۹۳ فی صدی رہا۔

ہمارے تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کو ان سے بھی بڑھ کر شاندار نتیجہ دکھانے کی کوشش کرنی چاہیئے:

!!! قہر کے عذاب سے بچو !!!

سرورِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں من لم یعرف امام زمانہ فقد مات میتۃ جاھلیۃ۔ یعنی جو شخص اپنے زمانہ کے امام کو شناخت کئے بغیر مرا۔ وہ یقیناً جہالت کی موت مرا۔ یعنی اسلام سے پہلے کے جاہلیت کے زمانہ کے کافروں کی موت مرا۔ اور امام زمان کی یہ نشانی بتلائی۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کیا جائیگا۔ اور اسلامی صدی کے شروع میں ظاہر ہوگا۔ اور اصل اسلام دنیا میں آشکار کریگا۔ اسکے مطابق خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں حضرت میرزا غلام احمد قادیانی کو مقرر فرمایا۔ جو لوگ انکو صادق نہیں مانتے انکو یہ چیلنج دیا جاتا ہے کہ انکی نظر میں اگر کوئی اور صاحب اس منصب کے صادق مدعی ہیں۔ تو انکو پبلک میں پیش کرو اور ہم سے پچیس ہزار روپیہ انعام لو۔ ورنہ صحیح بخاری کی یہ حدیث خوب یاد رکھو۔ کہ مرتے ہی منکر و نکیر نامی دو فرشتے آئینگے اور یہ سوال کریں گے۔ کہ تُو نے اپنے زمانہ کے امام کو مانا یا نہیں۔ ماننے والے کو جنت دکھلائی جائے گی۔ اور نہ ماننے والے پر اُسی وقت سے عذاب شروع ہو جائیگا۔ انسان کی زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں۔ اس لئے فوراً اس زمانہ کے امام کے دعویٰ و تعلیم کے متعلق لٹریچر جو صرف چار آنہ میں مل سکتا ہے۔ وہ منگوا کر اپنا اطمینان کر لو۔ ہمارے احباب کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے غیر احمدی خویش و اقارب کو یہ اشتہار بتلائیں۔ اور اس کی حقیقت سمجھائیں۔ اور اپنا تبلیغی فرض ادا کریں۔ اور عند اللہ ماجور ہوں:

خاکسار

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد (دکن)

پانچہزاری فوج

چونکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پانچہزاری فوج میں وہی شامل ہو سکتا ہے جس نے متواتر دس سال اشاعت اسلام اور اشاعت احمدیت کیلئے قربانی کی ہو اسلئے ایسے احباب کو جن کا گذشتہ سالوں میں سے کوئی سال خالی ہو۔ یا کسی سال کا بقایا ہو۔ دفتر فنانشل سکرٹری کیطرف سے دس سالہ حساب بھیجکر لکھا جا رہا ہے کہ وہ خالی سال کا چندہ دیدیں۔ اور اگر بقایا ہے تو ادا کر دیں تا انکا نام پانچہزاری فوج کے رجسٹر میں لکھا جائے۔ بعض احباب بقایا یا خالی سال کی اطلاع ملنے پر لکھ دیتے ہیں کہ میں نے فلاں سال میں جو اتنی رقم ادا کی ہے اس میں بقایا یا خالی سال کی رقم بھی ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ اس سال کی رقم وہی ہوتی ہے۔ جس کا انہوں نے اس سال کیلئے وعدہ کیا۔ اسلئے ایسے روپیہ کو کسی گذشتہ یا آئندہ خالی سال یا بقایا میں تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔ پس احباب یاد رکھیں کہ خالی سال کیلئے انہیں مزید رقم ادا کرنی چاہیئے۔ اگر کسی صاحب نے خالی سال یا بقایا کی رقم ادا کی ہوئی ہے تو انہیں دفتر محاسب کی رسید کا نمبر و تاریخ کا حوالہ دینا چاہیئے۔ صرف یہ لکھ دینا کہ میرے ذمہ کوئی بقایا نہیں۔ کافی نہیں۔ (فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

احباب کی خدمت میں ضروری گذارش

الفضل کے خریدار اصحاب کیخدمت میں اطلاع دیجاتی ہے۔ کہ جن دوستوں کا چندہ ۲۰ جون تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان کے پتوں کی چٹوں پر انکی اطلاع کیلئے سرخ پنسل کا نشان لگایا جا رہا ہے۔ احباب یکم جون تک اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر ارسال فرما دیں۔ یا وی۔پی وصول کرنیکے لئے تیار رہیں۔ خاکسار منیجر الفضل

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

کلکتہ ۲۴ مئی - بنگال اسمبلی میں وزیر مال نے کہا کہ حال میں مدن پور سب ڈویژن میں شدید طوفان آیا۔ اور ژالہ باری بھی ہوئی جس کی وجہ سے ۷ اشخاص ہلاک اور ۱۰۹ شدید مجروح ہوئے۔ اور پانچ لاکھ روپیہ کا مالی نقصان ہوا۔

دہلی ۲۴ مئی - لارڈ ویول حال میں برما کے محاذ کا معائنہ کر کے آئے ہیں۔ جہاں چندک دستے لڑ رہے ہیں۔ آپ نے اس علاقہ کے فوجی افسروں سے بھی ملاقات کی

دہلی ۲۴ مئی - حکومت ہند کا محکمہ سوں سپلائی بوٹوں کی قیمتوں میں بے حد اضافہ کے انسداد کے لئے قیمتوں پر کنٹرول کا ارادہ رکھتا ہے۔

دہلی ۲۴ مئی - ایسوسی ایٹڈ پریس کے مینجنگ ڈائرکٹر اُشانا تھ سین حکومت ہند کے چیف پریس ایڈوائزر مقرر ہوئے ہیں۔ آپ یکم جون کو اپنے اس عہدہ کا چارج لیں گے۔

لاہور ۲۴ مئی - حکومت پنجاب نے اعلان کیا ہے۔ کہ دوائیاں تیار کرنے۔ درآمد کرنے اور تھوک و پرچون فروخت کرنے والوں کا بغیر کسی معقول وجہ کے کسی ایسی دوائی کو فروخت کرنے سے انکار جو اُن کے سٹاک میں ہو۔ جرم ہے۔

لاہور ۲۴ مئی - حکومت ہند نے جنوبی افریقہ میں مقیم اپنے ہائی کمشنر کو ہدایت دی ہے۔ کہ افریقہ کی یونین گورنمنٹ کو مطلع کر دے کہ اگر وہ حکومت ہند کی مرضی کے مطابق سمجھوتہ کی پابند نہ رہی۔ تو اس سے بدلہ لیا جائے گا۔ اور اس کے خلاف بھی اقتصادی پابندیاں عائد کی جائیں گی۔

دہلی ۲۴ مئی سر رگھوناتھ پرنجپائی کو آسٹریلیا میں ہندوستان کا ہائی کمشنر مقرر کیا گیا ہے۔

لنڈن ۲۴ مئی - امریکہ کے نائب صدر کے چین جانے کا ایک مقصد یہ بھی ہے۔ کہ روس کو جو سامان امریکہ نے اُدھار و پٹہ کے قانون کے ماتحت دیا ہے اسے جنگ کے بعد چین بھجوانے کے امکانات پر غور کریں۔ روس کے ساتھ معاہدہ یہ ہے کہ وہ یہ سامان اچھی حالت میں امریکہ کو واپس دیگا۔

کراچی ۲۴ مئی - ہندوستان کے شاہی بیڑے کے امیر البحر گاڈفرے نے ایک تقریر میں کہا۔ کہ اتحادی بحرالکاہل میں آہستہ آہستہ جاپانی طاقت کو تباہ کر رہے ہیں۔ جرمن آبدوزیں کبھی کبھی بحیرہ ہند اور بحیرہ عرب میں بھی پہنچ جاتی ہیں۔ شروع میں جرمنی کے پاس صرف ۷۰ یا ۸۰ آبدوزیں تھیں۔ مگر بعد میں انکی تعداد چار سو تک پہنچ گئی۔

دہلی ۲۴ مئی - ان چٹھیوں کو جو گاندھی جی نے نظر بندی کے دنوں میں حکومت کو لکھی تھیں۔ شائع کرنے کا سوال حکومت کے زیر غور ہے۔

واشنگٹن ۲۴ مئی - مسٹر روز ویلٹ نے ایک رپورٹ میں بتایا ہے۔ کہ اتحادی فوجیں اب یورپ پر سخت حملہ کرنے والی ہیں۔ اس سال کے پہلے دو ماہ میں امریکہ نے ۱۲ سو ہوائی جہاز دو ہزار ٹینک اور دس ہزار سے زیادہ دوسری گاڑیاں تیار کر کے اتحادیوں میں تقسیم کی ہیں۔ آپ نے کہا۔ اسوقت چین کو جو مدد دیجا رہی ہے۔ وہ گذشتہ سال کی مدد سے پندرہ گنا زیادہ ہے۔

لنڈن ۲۴ مئی - پوپ کے ایک نمائندہ نے جاپان سے اطلاع دی ہے۔ کہ جاپان میں اتحادی قیدیوں کے ساتھ بین الاقوامی قوانین کے مطابق سلوک ہوتا ہے۔ اس نمائندے نے خود قیدیوں کے کیمپوں میں جا کر قیدیوں کی حالت کو دیکھا۔ قیدیوں کو خوراک اور کپڑا جاپانی معیار کے مطابق دیا جاتا ہے۔

لاہور ۲۴ مئی - حکومت ہند نے اعلان کیا ہے۔ کہ برطانی ہند یا کسی ہندوستانی ریاست کو سوتی کپڑے کی بذریعہ سڑک برآمد کے لئے پرمٹوں کے متعلق تمام درخواستیں پراونشل کلاتھ کنٹرولر پنجاب سول سکرٹریٹ لاہور کے نام بھیجنی چاہئیں۔

لاہور ۲۴ مئی - معلوم ہوا ہے۔ کہ پراونشل مسلم لیگ پروپیگنڈا کے لئے ایک شعبہ قائم کر رہی ہے۔ جس کے انچارج سردار شوکت حیات خاں ہوں گے۔ اور انہیں ڈیڑھ ہزار روپیہ ماہوار تنخواہ دیجائیگی۔

کراچی ۲۴ مئی - سندھ پراونشل مسلم لیگ کے صدر نے ایک بیان میں کہا ہے کہ لیگ کی ورکنگ کمیٹی میں کسی وزیر کو نہیں لیا جا سکتا۔ ورنہ وہ لیگ کے معاملات میں دخل اندازی کریں گے۔

لنڈن ۲۴ مئی - قریباً پندرہ سو اتحادی طیاروں نے برلن اور فرانس میں دشمن کے فوجی ٹھکانوں پر حملے کئے۔

اٹک ۲۴ مئی - اس شہر میں تیل کا ایک نیا کنواں معلوم ہوا ہے۔ جو اٹک آئیل کمپنی کے میدان سے بالکل الگ ہے۔ خیال ہے۔ کہ اس سے بہت کافی تیل مل سکے گا۔

لنڈن ۲۴ مئی - ڈچ نیوگنی میں امریکن فوجیں برابر آگے بڑھ رہی ہیں اور ہوائی جہاز انہیں کمک پہنچا رہے ہیں۔

لنڈن ۲۴ مئی - مسٹر چرچل نے آج ہوس آف کامنز میں غیر ملکی معاملات پر بحث ختم کی۔ اور اٹلی و ترکی کے متعلق اپنی حکومت کے رویہ کی وضاحت کی۔ آپ نے کہا۔ ہماری پالیسی یہ ہے کہ جس قدر جلد ہو سکے۔ دشمن کو شکست دیجائے۔

لنڈن ۲۵ مئی - آج سویرے اٹلی کے مورچے سے دو اہم خبریں آئی ہیں۔ ایک یہ کہ آٹھویں فوج کے امریکی دستے ہٹلر لائن توڑ کر آگے بڑھ گئے ہیں اور دوسری یہ کہ پانچویں فوج کے امریکی دستوں نے دشمن کی ایک سمندری چھاؤنی پر قبضہ کر لیا ہے۔ انزیو کے مورچے پر انگریزی دستے بلا آگے بڑھ گئے ہیں۔ سب سے زیادہ شاندار کارنامہ کل کینیڈی سپاہیوں نے سرانجام دیا۔ وہ سڑک کوٹنے والے انجن کی طرح دشمن کے مورچے توڑتے ہوئے آگے نکل گئے۔

لنڈن ۲۵ مئی - روم ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ دو ایڈمیرل گولی سے اڑا دیئے گئے ہیں۔ انہوں نے اٹلی کے ہتھیار ڈالنے میں حصہ لیا تھا۔

ماسکو ۲۵ مئی - گذشتہ رات روسی کمانڈ نے جو مختصر سا اعلان شائع کیا ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے۔ کہ کسی مورچے پر کوئی خاص تغیر و تبدل نہیں ہوا۔ دشمن کے ۷۲ ٹینک اور ۹ ہوائی جہاز برباد کئے گئے۔

کانڈی (سیلون) ۲۵ مئی - مختلف امور سے ظاہر ہو رہا ہے۔ کہ برما میں پہل حاصل کرنے کی کوشش میں جاپانی ناکام ہو رہے ہیں۔ مچینا آنے والی ایک اہم سڑک کو کاٹ دیا گیا ہے۔ بشن پور کے علاقہ میں اگرچہ جاپانیوں کو کمک پہنچ گئی ہے۔ مگر وہ آگے نہیں بڑھ سکے۔ بلکہ ایک کے بعد دوسری چوکی اُن کے ہاتھ سے نکلتی جا رہی ہے۔